یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر (۳۵۲)

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR

لنا الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۵ اگست ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
رؤسا و جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کے لئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے نمونہ مفت - بیرنگ ڈاک واپس -
نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی -
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے

موت العالم موت العالم

ایک عالم کا فوت ہونا گویا ایک جہان کا فوت ہونا ہے خصوصاً ایسے عالم کا جسکا رسوخ اور اقتدار قوم کے دلوں پر کامل طور سے ہو - اوسکا فوت ہونا تو بالکل اس حدیث کا مصداق ہے جس میں ارشاد ہے کہ خداوند تعالیٰ علم کو دلوں سے نہیں چھینیگا بلکہ علماء کے مرنے سے علم چھینا جائیگا - کہ علماء راسخین مر جائیں گے - تو لوگ جہلا کو اپنا پیشوا بنائینگے - پس وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرینگے مسلمانوں کی بدقسمتی یہ کیا کم ہے - کہ استاد فاضل محمد عبدہ مفتی دیار مصریہ کے انتقال کی خبر ہنوز کانوں میں گونج رہی تھی کہ ہندوستان

میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر پہنچی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کس پایہ کے عالم تھے اظہار کی حاجت نہیں۔ حنفیوں میں مرحوم ہی کی کوشش سے حدیث کی اشاعت ہوئی ہے بدعات و رسوم قبیحہ کی بیخکنی آپ ہی کے طفیل ہوئی سال بھر میں دورہ حدیث کا ختم کرانا کوئی تھوڑی بات نہ تھی حضرت میاں صاحب دہلوی قدس سرہ اور حضرت ممدوح ہی کی توجہ سے گھر گھر حدیث کا چرچا ہوا ہے۔ مدرسہ دیوبند اور سہارنپور کے علاوہ کئی ایک مدرسے نیز آپ کی زیر نگرانی تھیں مدت سے آنکھوں سے معذور تھے ہرچند خدام آنکھیں بنوانے کی بابت عرض کیا کرتے تھے۔ مگر آپ یہی عذر کرتے کہ نمازوں میں خلل آئیگا۔ کیونکہ کچھ مدت کے لئے ڈاکٹر بالکل بے حس و حرکت رہنے کا حکم دیا کرتے ہیں۔ آخر عمر میں زہریلے سانپ کے ڈسنے سے آپ نے ۷۸ سال کی عمر میں دنیائے فانی کو چھوڑ کر جاودانی رستہ لیا اور خدام کو قلق میں چھوڑ کر خدا کے ہو گئے رحمہ اللہ۔

غیرت کو ایک طبعی ناگزیر امر ہے جس سے کسی کو چارہ نہیں لیکن فکر ہے کہ دعا قبل کا ہے ایک تو یہ کہ مدرسہ دیوبند کا کیا حشر ہوگا۔ گو یقین ہے کہ خدا نیک دل بزرگوں کی بنیاد مدرسہ قائم کیا کرتا ہے مگر خو کسی وجیہ کی وجاہت کو بھی اس میں ظاہری طور سے دخل ہوتا ہے خدا کرے مدرسہ کو کوئی صدمہ نہ پہنچے۔

دوسری بات یہ ہے کہ دیکھیں کرشن قادیانی اپنے الہامی تھیلے سے کون کون الہام نکالتا ہے۔ ایک الہام تو اسکا مشہور ہے جو ایسے ہی آخر وقت کے لئے تجویز ہے تخرج الصدور الی القبور (یعنی بڑے بڑے سب مر جائیں گے) دیکھیں اسکے سوا اور بھی کوئی ہے یا یہی ہر جگہ ہے۔

شور بختاں بارزو خواہند — مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

مولانا مرحوم کے دو صاحبزادہ تھے۔ چھوٹا تو عین شباب میں کئی سال ہوئے فوت ہو گیا تھا۔ بڑے صاحبزادہ مولوی حکیم مسعود احمد صاحب ہیں جو طبابت کیا کرتے ہیں۔ بہرحال آپکی قائم مقامی کا مسئلہ مشکل ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مجدد دہلوی کو اور سوجھی

مسلمانوں کی خوش قسمتی سے آجکل مجددوں کا دڑباٹوٹ رہا ہے افریقہ کا علاقہ تو مہدی خیز تھا۔ ہندوستان بھی مجدد خیز ہو۔ قادیانی مجدد ہی کیا کم تھے کہ دہلی میں ایک انوکھے مجدد (مرزا حیرت) پیدا ہو گئے چشم بد دور آپکو ہمیشہ سے یہی خبط ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسی بات سوچی جائے۔ کہ لوگوں میں خوب شہرت ہو اور بقول شخصے ع

بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا

خوب کام ہے۔ سالہائے گذشتہ کی تجدیدات کو جانے دیجئے آجکل ایک نئی آپکو سوجھی ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہادت یاب نہیں ہوئے بلکہ قسطنطنیہ کی طرف تن تنہا چلے گئے تھے تاحال تو آپ نے صرف دعوی ہی دعوی ظاہر کیا ہے۔ اسپر دلیل کوئی نہیں لکھی۔ ہم چشم براہ ہیں۔ کہ مجدد صاحب اس دعوی کا کیا ثبوت دیتے ہیں۔ اور کب دینگے؟ یا اپنے سے سابق مجدد قادیانی کی طرح اپنے دعوی کی دلیل محض اپنا الہام بتلا دینگے۔ ہمارے دوست جو انکا شہود دیکھتے کا ہم سے جواب چاہتے ہیں۔ وہ ذرہ ٹھنڈے دل سے حسب قاعدہ علم مناظرہ مجدد صاحب سے دلائل تو سن لیں۔

ہاں مجدد صاحب ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین

درخواست نکاح

ایک صاحب نکاح کی درخواست کرتے ہیں۔ عورت میں صفات مذکورہ ذیل ہوں۔ عمر ۲۰-۲۵ سال۔ صاحب صورت اور سیرت کم از کم استعداد خواندہ ہو۔ کہ قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ سکے۔ مزید خط و کتابت میاں قادر بخش صاحب انچارج برف خانہ کوٹریال مریلی سے ہونی چاہئے۔

ایک سچا خواب: ہمارے دوست مولوی نور محمد صاحب امرتسری نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مولوی رشید احمد صاحب جناب مولوی غلام علی صاحب امرتسری جناب مولوی حافظ عبد العظیم صاحب مدراسی اور حضرت عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہم ایک جگہ بہ اعزاز تشریف فرما ہیں۔ کیا عجب: الرؤیا الصالحۃ جزء من النبوۃ

ایک نو آریہ کا مسلمان ہونا

(از حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر)

۲۸ جون کو آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر کے سالانہ جلسہ پر ایک جوان لڑکے منشی عبد الرحیم کو جو پچھلے دنوں مطبع اہلحدیث میں کتابت کرتا تھا، کو آریہ (ست دہاری) بنایا گیا تھا۔ جسکی کیفیت مع حواشی کے آرین اخباروں میں خوب پھیلائی گئی۔ خدا کی شان ایک ہی مہینہ گذرا تھا۔ کہ منشی صاحب مذکور اتفاقاً مولوی ابو الوفا ثناء اللہ سے مل گئے۔ بس پھر کیا تھا۔ وہی ہوا جو منشی موصوف کے الفاظ میں آگے آتا ہے۔ چنانچہ کہ ۲ بجے بعد دوپہر ۴ بجے جلسہ کی منادی بھی کرائی گئی بعد نماز عصر انجمن نصرت السنہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ کیا گیا۔ سب سے پہلے سکرٹری نے ایک مختصر سی تقریر میں اسلام کی خوبیاں اور آریہ سماج کے غلط خیالات کا ذکر کیا۔ زاں بعد ڈاکٹر غلام رسول صاحب نے ایک مطلب خیز مختصر سی تقریر فرمائی۔ آپ نے بڑی بلند آواز سے فرمایا کہ میں اپنے آپ کو آریوں کے جوابات دینے کے لئے وقف کرتا ہوں۔ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ میں ان کے موقف کی رجسٹری تصدیق کرتا ہوں۔ اس کے بعد جناب مولوی صاحب موصوف نے تقریر فرمائی۔ فرمایا۔ کہ اسلام میں نوواردوں کا داخلہ کوئی نئی بات نہیں جسکے لئے کسی جلسہ کی ضرورت ہو۔ پھر جلسہ کیوں کیا گیا؟ صرف اسلئے کہ ہمارے دوست آریہ سماجی ایک معمولی بات کو تبنگڑ بنا کر دکھاتے ہیں۔ یہی منشی عبد الرحیم کا واقعہ آرین اخباروں نے اسکو کہاں تک مشہور کر دیا۔ کہ گویا ؎

زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

اسلئے ضرورت محسوس ہوئی تھی کہ جلسہ کر کے انہیں دکھایا جاوے۔ کہ جس سونے کی چڑیا پر آپ لوگوں کو ناز تھا۔ وہ ہماری طرف اڑ آئی ہے۔ اسی ضمن میں آریوں کی تعلیم کے متعلق کچھ مختصر سی تقریر فرمائی بعد ازاں منشی عبد الرحیم نے بزبان خود تقریر کی۔ جو ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی درج ذیل ہے۔ وھو ھذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

صاحبان! آجکا دن میرے لئے نہایت مبارک ہے۔ کہ میں از سر نو اسلام سے مشرف ہوتا ہوں۔ میں بتاریخ ۲۸ جون ۱۹۰۵ء اسی شہر امرتسر میں آرین ڈبیٹنگ کلب کے سالانہ جلسے پر آریہ بنا تھا۔ جسکی وجہ کئی ماہ کی بد صحبت کا اثر تھا۔ میں نے جو مضمون اسوقت بیان کیا تھا۔ وہ بالکل مختصر سا تھا۔ مگر اسکو بیچارے آریوں نے طول طویل کر دیا۔ خیر الحمد للہ کہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب سے جو میری ملاقات ہوئی۔ تو میری قسمت کا ستارہ چمکا۔ مولوی صاحب موصوف نے صرف اتنا سوال مجھ سے کیا۔ کہ آریہ دہرم میں کیا فضیلت دیکھی۔ سوال کیا تھا؟ میری آنکھیں اس نے کھول دیں۔ ہر چند میں نے جواب دینے کی کوشش کی۔ مگر مولانا صاحب کے سوال نے میرے دل کو ایسا مضبوط پکڑا کہ نکلنے نہ دیا۔ آخر سوچ سمجھ کر میں نے تناسخ کو پیش کیا۔ مگر مولوی صاحب نے مجھ کو تناسخ کی ماہیت اور آریہ دہرم کا اعتقاد جو آریوں کی کتابوں سے دکھایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ واقعی میں نے تناسخ کو نہیں سمجھا تھا۔ جونہی مولوی صاحب نے تناسخ کی اصل ماہیت مجھے سمجھائی تو اپنی غلطی مجھے ساتھ ہی سمجھ میں آ گئی۔ چونکہ اس سے زیادہ میں کوئی فضیلت نہ جانتا تھا۔ اب میں نے بخوشی اپنی چوٹی منڈوالی اور جنیو توڑ دیا۔ جو یہ ہے۔ اور میں ان کے ساتھ آریہ دہرم کو رخصت کرتا ہوں :-

اسکے علاوہ آریوں کے مخفی حالات جو منشی صاحب نے زبانی بیان کئے۔ الامان والحفیظ۔ تو بہ ہی بھلی۔ منشی صاحب نے نام بنام بتلایا کہ فلاں زنانہ آریہ سکول کی فلاں مدرسہ فلاں فلاں کام کرتے ہوئے پکڑی گئی۔ فلاں شخص کو فلاں سے ملاپ تھا۔ جو سب کو معلوم تھا۔ یہ بھی کہا۔ کہ میں ان کے ایک نکاح میں بھی شریک ہوا تھا لڑکی کو نہایت زینت دار بنا کر مجلس میں لائے۔ دولہا نے دلہن کا ہاتھ پکڑا اور آگ کے ارد گرد پھیرے لگائے۔ چاند ستارے انکو دکھائے گئے۔ نہیں معلوم یہ آگ کے ارد گرد پھرنا کس مطلب کے لئے ہوتا ہے اگر آگ کی پرستش نہیں تو اور کیا ہے؟ اسکے بعد اپنی چوٹی کے بال اور جنیو دکھا کر آریہ دہرم کو سلام کیا۔

ahmadimuslim.de

ایک نومسلم کی سرگذشت اور تازہ مژدہ

میرا نام شری لپسرام گوپال داس قوم برہمن گوت سارسوت ساکن محلہ ویراگی کوچہ فیروزپور پنجاب کا ہے۔ میں ہندو مذہب کا سیوک گورنمنٹ کا طالبعلم تھا۔ کلاس میں ہندو آریہ مسلمان عیسائی سکھ وغیرہ قسم قسم کے لڑکے ہونے کے سبب باہمی چھیڑ چھاڑ رہتی۔ سو آریہ سماج کا ہفتہ وار جلسہ ہوتا۔ بندہ بھی اسمیں شریک ہوتا اور جہاں کہیں شہر میں کتھا ہوتی وہاں بھی جا کر سنتا اور عیسائیوں سے بھی بات چیت۔ سچے مذہب کی تلاش کا شوق غالب ہوا۔ آخر یہ خاطر خواہ سب جاتا رہا۔ پادریوں کی کتاب دین حق کی تحقیق اور میزان الدین وغیرہ مطالعہ کیں اپنے ہندو مذہب اور آریہ سماج کی کتابیں دیکھیں کسیکو ٹھیک نہ پایا۔ ہندو دھرم کی محبت آریہ مت کی عزت دل سے جاتی رہی۔ عیسائیوں کی تثلیث اور کفارہ کو دل نے قبول نہ کیا۔ مسلمانوں کے وعظ سننے میں آئے اردو ترجمہ دیکھا۔ دل کو تسکین اور طبیعت کو سیری ہوئی اب مسلمانوں کی صحبت اور مجلس کے سوا جی کہیں نہیں لگتا اور اسی طرح اور تحقیق جاری ہو گئی۔ یہ حال میرے بھائی ہربنس لال جی کو معلوم ہوا کہ اسکے خیالات ہندو دھرم سے پھر گئے ہیں اس نے مجھے خوب مارا۔ اور آریہ ہو جانے کی توجہ دلائی۔ میں نے اسکی اسبات کو منظور نہ کیا اور بھاگ نکلا۔ اور قادیاں ضلع گورداسپور پہنچا۔ پنڈت سوم راج آریہ منتری نے سمجھانا شروع کیا۔ ان کی تقریر تیز و دلفریب لفظوں میں اگرچہ پورا پورا افسوں تھی۔ مگر میرے دل پر اسکا اثر کچھ نہ پڑا۔ اور اونکی چکنی چپڑی باتوں سے میری سیری نہ ہوئی۔ انکا جادو بیکار ہو گیا اور بالکل یقین ہو گیا کہ سماج میں گرو آدی اور نیوگ اور تثلیث کے سوا کوئی چیز نہیں اور جاہل اور کاہل اسمیں شریک ہوتے چلے جاتے ہیں۔ انکو مذہبی تعصب اور دلی عناد نے اندھا کر رکھا ہے۔ اسلئے وہ سچائی کو نہیں دیکھ سکتے ورنہ سچائی ان سے دور نہیں جب ان کا منتر خالی گیا۔ اور میرا رجحان اسلام کی طرف پورا پورا پایا۔ تو سوم راج نے میرے بھائی مذکور کو چٹھی لکھی کہ اپنے بھائی کو آ کر لیجاؤ۔ کیونکہ اسکے خیالات اسلام کی طرف ہو گئے۔ اور ہندو دھرم سے پھر گئے ہیں۔ مبادا کہ مسلمان ہو جائے اس خبر وحشتناک کے سنتے ہی وہ دوڑا آیا۔ اور مجھکو مکان پر واپس لیگیا اور جس قدر ہو سکا اس نے مجھکو مارا۔ اور ادھ مرا کر ڈالا۔ اور وہ جوں جوں مجھے مارتا میرا دل اللہ ہی اللہ پکارتا۔ اور کلمہ پڑھتا اور کہتا تھا کہ اگر اب ان ظالموں سے نجات پاؤں تو فوراً مسلمان ہو جاؤں۔ ایک منٹ کی دیر نہ لگاؤں اور بظاہر توبہ تلا کر کے پیچھا چھوڑا لیا جب میں نے اس بلا سے نجات پائی اور لوپکر دو مہینہ کا وقفہ دیکر چل نکلا اور منشی بہاری لال جی چچا زاد بھائی کے پاس ڈبلائی گھر کانپور میں آ کر فروکش ہوا اور بدستور سابق خفیہ طور پر مذہبی چھان بین کرتا رہا۔ نہ معلوم میرے حالات سے میرا چچا زاد بھائی کیسے آگاہ ہوا اس نے میرے بھائی جلاد کو خبر کر دی۔ وہ فوراً آیا۔ اور مکان میں بند کر کے مجھے خوب مارا۔ اور ریل میں ڈالکر واپس لے گیا۔ میری بالی میری ماتا میری بلائیں لیتیں اور میں اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہونیکے سبب رنجور رہتا اور دیوانہ سا نظر آتا۔ امسال جو خدا تعالیٰ نے مہربانی کی میری ماتا۔ اور میرے اس سنگدل بھائی کو اجودھیا کے جھولنی ساون کے میلہ کا شوق ہوا۔ اور وہ مجھکو بھی میلے میں ساتھ لائے اور خوب بیفکری سے جا بجا گھومتے اور راجو دھیا کے ٹھاکروں کی پوجا کرنے لگے اور میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتا اور ان کی ناشائستہ حرکتوں پر ہنستا کہ کیسے نادان ہیں کہ جو بیجان مورتیوں پر فدا اور قربان ہیں عقلمند اس خدا کو پوجتے ہیں جو سبکا خالق۔ رازق اور محافظ اور نگہبان ہے۔ اور یہ نادان انکو پوجتے ہیں کہ جو انسان کے بنائے ہوئے ہیں اور انسان ہی ان کے نگہبان ہیں۔ آخر بت پرستی سے جی سخت گھبرایا اور ایکدن ماتا جی سے علی الصبح دو پیسے لیکر پوریاں خریدنے کا بہانہ کیا اور سیدھا دریا کے سرجو پہنچا۔ اوسوقت کشتی پار جانے کو تیار تھی پس میں بھی ایک پیسہ دیکر اوسپر سوار ہو لیا۔ اور ایک آن میں پار پہنچ گیا نواب گنج پہنچ وہاں اسٹیشن پر بہادر گنج علاقہ نیپال گنج کے ایک شیخ صاحب ملگئے میں نے ان سے کل حقیقت حال عرض کی انہوں نے مجھکو تشفی دی اور اپنے ہمراہ لے لیا جب منکاپور پہنچے۔ تو فرمایا کہ تم گونڈہ جاؤ۔ وہاں انجمن اسلامیہ میں تعلیم پاؤ۔ اگر وہاں موقع نہوا۔ تو مجھے اطلاع دینا۔ میں اپنے پاس بلا لونگا۔ القصہ میں گونڈہ آیا۔ بابو اسرائیل بنگالی سے ملاقات ہوئی۔ اونہوں نے مجھے شیخ محمد اسمعیل گھڑی ساز کی دوکان پر بھیجا۔ آنہوں نے دن

کا
یہ کارخ
جاری
ہے
یہ تبل
ہے ا
سفید
نزلہ آ
مفید
قیمت فی
المشتہ

ahmadimuslim.de

کچھ ہا مجھے اپنے پاس رکھا پھر حافظ محمد یوسف صاحب کے مشورہ سے مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی کے پاس ہردوئی بھیجدیا۔ مولوی صاحب موصوف سے ملاقات ہوئی اور تمام حقیقت حال سنکر انہوں نے مجھے اسیدن شام کے وقت مسجد جامع میں کل مذاہب باطلہ سے توبہ کرا کے دین اسلام میں داخل کیا اور میرا نام شیخ عبداللہ کہا اور میری جان دنیا میں غیر کی پرستش سے اور آخرت میں کل عذابوں سے رہا ہوئی اب میں برضا و رغبت جامع مسجد ہردوئی میں رہتا اور دین اسلام کی تعلیم پاتا ہوں۔ جسکو ہندو وغیرہ لوگ میری درشن کرتے ہیں۔ شوق سے تشریف لاکر لیں۔ اور جن وجوہات سے مینے ہندو مت چھوڑا۔ آریہ دہرم قبول نہیں کیا اور دین اسلام سے مشرف ہوا۔ وہ ٹریکٹ کے طور پر علیحدہ شائع کروں گا۔ شائقین منتظر رہیں۔ وباللہ توفیق ۱ اگست ۱۹۱۰ء

راقم شیخ عبداللہ سابق رام شرن

از ہردوئی (اودھ)

ایمان کی کہیں گر ایمان ہے تو سب کچھ ہے

(نامہ نگار خود ذمہ وار ہیں)

ہندوستانی آبادیوں میں جہاں دوسری دوسری زبانیں نمایاں ترقیاں حاصل کر رہی ہیں وہاں اردو لٹریچر نے بھی کچھ اصلاح دلفریب شکلوں میں اپنے کل پرزے سنبھالے کہ اسکی پیاری اداؤں کو دیکھ دیکھکر مخالفانہ تقریروں تحریروں پر بھی لیگانے تو یگانے بیگانے تک فریفتہ ہوئے اور بمصداق حب الشیٔ یعمی و یصم جلیاں جو فروش گندم نما کی سخن سازیوں کو عین صلاح سمجھنے لگے اور درحقیقت یہ ایسا ہی جاگتا جادو اور چلتا افسوں ہے جسکی برقی تاثیرات سے بچنا بچانا ہر عامل کا کام نہیں۔

دور کیوں جائیے یہی احناف کرام اور اہلحدیث کی نزاعی دنیا کی سیر سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ گذشتہ زمانوں میں عموماً اور فی زمانا بھی پولیٹیکل خیالات سے نا بہرہ یاب دماغ والوں میں خصوصاً جبکہ بیچارے اہلحدیث روز روز کے مظالم توڑنے اور مسجدوں میں یاد الٰہی سے روکے جانے کے باعث تنگ آکر عدالتوں میں استغاثہ رجوع کر کے مجبوراً چارہ جوئی حاصل کرنے لگے۔ تو حضرات مقلدین کی تقریروں اور تحریروں نے وہ وہ جگر خراش پیرائے اختیار کئے جنکے معاندانہ اندازوں کے سمجھنے میں معمولی سے معمولی فہم والوں کو بھی ذرا دقت نہیں پڑتی۔ مگر جب انکی مہذب سوسائٹیوں سے چلے بھنے فقروں پر بھی اہلحدیث کو آگے ہی بڑھتے اور روز افزوں مقاصد حسنہ میں پوری پوری کامیابیاں پاتے دیکھا نہ گیا تو بقول شخصے

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں

گفتہ آید در حدیث دیگراں

اپنے ہی فرقہ والوں کے اظہار تعصب کی اوٹ میں غریب اہلحدیث پر مقدمہ بازیوں سے اختلاف بڑہانے کا الزام لگا لگا کر دلوں کے پھپھولے توڑنے کے ہتھکنڈے نکالے گئے اور دوستی کے پردے میں انکو استغاثہ عدالت اور مسجدوں میں جانیکی کوششوں سے باز رکھنے کے لئے بغرض مطلب براری یوں زبان آرائیاں کی جانے لگیں کہ گو کسیکا عمل کچھ ہو حنفیوں کا اہلحدیث کو مسجدوں سے روکنا نازیبا حرکت ہے مگر اہلحدیث کی بھی (باوجود ادعائے اتباع سنت) یہ کیا زبردستی ہے کہ احناف کی مسجدوں میں نماز پڑہیں ہی گے اور اس ضد سے مقدمات مساجد کے فیصلے غیر اقوام سے کرا کر تمام مسلمانوں اور اسلام کو ذلیل کرنے پر تل بیٹھے۔ یہ نفسانیت نہیں تو کیا ہے؟ باوجود مسلمانوں میں اپنے ایسے مقدمات لڑنا جھگڑنا قرآن و حدیث میں کہاں آیا ہے؟ گھروں ہی میں نمازیں کیوں نہیں پڑھ لیا کرتے اور کاش بغیر مسجدوں میں پڑھے نمازیں نہ ہوتی ہوں تو اپنے فرقہ والوں کی مسجد میں پڑھتے یا اگر اون کے فرقے والوں کی مسجد نہ ہو۔ تو جو روپے مقدمہ بازیوں میں صرف ہوتے ہیں اُن سے کوئی مسجد ہی علیحدہ بنوا لی ہوتی۔ جسکا اثر از روئے سخن کے بھانپنے والوں پر تو کب پڑنے لگا تھا

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

لیکن ہاں اکثر احناف با انصاف جنہیں مساجد میں روک ٹوک کرنے اور اہلحدیث سے بغض و عناد رکھنے میں سخت مخالفت ہے اور احیاناً بعضے افراد اہلحدیث بھی یہ تو خیال کرتے نہیں کہ

برملا تھا ہی دشمن تکیہ کردن اہلہی ست
پا ئبوس سیل از پا افگند دیوار را

بلکہ محض چکنی چپڑی مصنوعی تقریروں کے دام تزویر میں پھنسکر اولٹے دشمنوں ہی کے ہمزبان بنجاتے ہیں۔ حالانکہ ایسے مقدمات کو فریق مقدمہ کی ذاتی استجازت پر حمل کرکے نفسانیت کا الزام لگانا بالکل قیاس مع الفارق ہے وہ اپنی ذات خاص کے لئے ہرگز نہیں لڑتے۔ انکا مقصود تو یہ ہے کہ انصاف پرور گورنمنٹ کی مدد سے بزور قوانین شرعیہ (نظائر عدالتہائے عالیہ عوام الناس تک پر اہلحدیث کا پکا مسلمان اور ہر مسجد میں جاکر نماز خوانی کا مستحق ہونا ثابت کرکے بنا بر مثل مشہور کہ آگ کا جلا آگ ہی سے مانتا ہے) مقدمات مساجد ہی کے ذریعہ سے مسجدوں کے جھگڑے چکائے اور دشمنوں کو فتنہ انگیزیوں سے روککر اپنے ساتھ ساتھ عامہ خلائق پر مسجدوں کے دروازے کھلوالئے جائیں۔ تاکہ کل فرقہ ہائے اہلسنت والجماعت کو عموماً اور غلامان بامحدیث کو خصوصاً نادانستہ بھی کسی مسجد میں جاکر معرض خطر میں پڑنے کا خوف نہ ہو اور سب بندگان خدا و البستہ کلمۂ توحید حنفی ہوں یا شافعی مالکی ہوں خواہ حنبلی۔ اہل فقہ ہوں یا اہلحدیث صاحب شریعت ہوں کہ صاحب طریقت (جاہ ہو دل سے کوئی کسیکو کیسا ہی جانے) ایک شامل اپنے شہنشاہ حقیقی پناہ کی حضور میں مؤدبانہ سربسجود ہو کر حق غلامی ادا کریں اور انشاء اللہ تعالی الحق یعلو ولا یعلی عنقریب وہ دن آنیوالا ہے اور آکر رہیگا۔

رہا غیر اقوام سے مقدمات کے فیصلے کرانا اگر اسکا مورد الزام ہونا چاہئے تو میرے برادران احناف ہی کو۔ کیونکہ یہی حضرات اسکے باعث ہیں اور ہم اس سے اسلام یا تو تمام مسلمانوں کی ذلت کیوں ہونے لگی؟ پہلا دعوی تو بقول جناب مولوی حالی کلیتہ باطل ہے رباعی

پاتے ہیں زبوں جو حال اہل اسلام — اسلام پہ خندہ زن ہیں اقوام تمام
بد پرہیزی سے بگڑ ہوا اپنی بیمار — اور سفت میں ہوگیا مسیحا بدنام

اور دوسرا خرخشہ لئے کہ اس میں سب کی رسوائی ہرگز نہیں۔ اگر ہے تو فقط انہی کی جو مسجدوں سے روکتے ہیں جسکا بہت کچھ مجھے خود بھی ہے کہ لبا اوقات نہایت حسرت سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ افسوس قرآن و حدیث و فقہ کے ایسے صاف متفق علیہا مسائل سمجھیں تو اغیار اور نہ سمجھ میں آئیں انکی اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ ہائے مخالفین اسلام انہیں کیا کہتے ہونگے؟ شرم شرم مگر ع

اے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست

اس میں کسیکا قصور ہی کیا ہے؟ لیس للانسان الا ما سعی جو جیسا کرے گا۔ ویسا بھگتے گا ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

اسکی فکر تو حضور والا ہی کو ہونا تھی اگر کوئی شخص کسی کی ذلت و رسوائی ہی کا لحاظ کیا کرے تو شرک و بدعت کے قلع قمع کی فکروں اور دیگر ممنوعات شرعیہ کے مٹانے کی کوششوں میں کبھی تو تحریریں تقریروں مباحثوں مناظروں سے کام لینے کے باعث غیر اقوام کی نگاہوں میں مسلمانوں کی سبکی کا احتمال پیدا ہوسکتا ہے تو کیا مرضی بر احقاق حق کا ارادہ ہی نہ کیا جائے (گستاخی معاف شاید مہذب سوسائٹی والوں کا یہی مقصود ہو۔ تو عجب نہیں) لگو واضح باد ؎

یہی ہے فہم عالی تو بڑھی اسلام کی شوکت
ادا خدمت ہوئی خوش ہو جیو دیکھی گئی ہمت

علاوہ بریں اہلحدیث نے یہ جھگڑا اٹھانے کے لئے پہلے کیا کچھ کوششیں نہیں کیں۔ کتابیں لکھیں مستند ائمہ احناف دو بار اعتناء کے فتوے شائع کئے۔ اس پر بھی جب لوگ باز نہ آئے شب و روز ظلم و ستم پر کمربستہ ہی رہے اور علمائے حق پسند احناف اور بڑے بڑے ریفارمر بھی (جو اسوقت لمبے لمبے لکچروں میں اہلحدیث کی چارہ جوئی عدالت پر طعنہ زنیاں کر رہے ہیں) اپنی اپنی بدنامیوں کے ڈر یا واللہ اعلم کسی اور مصلحت سے لب بہ مہر بیٹھے ناروا ظلموں کو دیکھا کئے اور کسیطرح ان ستم زدہ مظلوموں (فریادیوں) پر چوں تک نہیں کی آخر ع

صبر کی انتہا بھی کچھ ہے کب تک
آہ سینے سے آگئی لب تک

عدالتوں میں سلسلہ جنبانیاں کرنا پڑیں۔ ایسی حالت میں کبھی ان پر کے سر الزام۔ رکھنا اگرچہ نمک بر جراحت پاشیدن کا مضمون

ahmadimuslim.de

ہے تاہم ؎

شکائت کے عوض ہم شکر کرتے ہیں صنم تیرے
مزا دینے لگے کچھ سہتے سہتے ستم تیرے

اور باہم مسلمانوں میں ایسے ایسے مقدمے دائر کرنیکا ثبوت قرآن و حدیث میں ہے یا نہیں۔ اسکی نسبت میرا یہ سوال ہے کہ دلیل من حیث الوقوع مانگی جاتی ہے یا من حیث امکان الوقوع بصورت اول معترضین کی طلب دلیل سے اونکی ناواقفیت کا تعجب خیز اثر پڑتا ہے کیونکہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں ایسے جھگڑوں کا کوئی سبب ہی نہ تھا پھر وقوع نزاع سے کیا سروکار؟ بلکہ آپ کے بعد صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و دیگر اکابر دین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں کبھی باوجود اختلاف مسائل مزاحمت مساجد کی ناپاک تکراریں کسی تک نہ گئیں چہ جائیکہ خلفاء عظام یا سلاطین عالیمقام کے پاس استغاثہ کی نوبت پہنچتا۔ تو کبھی میں معترضین کا تھوڑی دیر کے لئے دل خوش کرنیکو کہہ دیتا ہوں کہ اسکا ثبوت من حیث الوقوع قرآن و حدیث کیا معنے فقہ و تفسیر و اقوال بزرگان تک سے نہیں ملتا ہے لیکن اسکا نہ ملنا آپ کے لئے مفید مطلب نہیں۔ سو اہلحدیث ہی کا مثبت مدعی ہے اور شق ثانی کی کافی دلیل بایں طور کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کچھ زیادہ بارہ سو برس تک کسی مسلمان کا کسی مسلمان کو بغور کیے آیہ کریمہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا مسجدوں سے نہ روکنا صاف بتا رہا ہے کہ یہ مزاحمت ایک فعل منکر ہے اور جو فعل منکر ہے وہ اپنے خلاف کے معروف ہونیکو مستلزم ہے تو مسجد میں جانے دینا بھی ایک خاص فرد افراد معروفات سے ہوگا کیونکہ اس سے روکنا ایک خاص فرد افراد منکرات سے ہے اور بحکم قرآنی وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وارشاد محمدی والذی نفسی بیدہ لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر او ليوشكن الله ان يبعث عليكم عذابا من عنده ثم لتدعنه ولا يستجاب لكم ہر معروف کے لئے عموماً امر اور ہر منکر کے واسطے عموماً نہی واجب ہے اور چونکہ خاص عام کو افراد کے احکام میں اوسکا تابع ہوا کرتا ہے اسلئے مسجدوں میں جانے دینے کے لئے بھی امر اور اس سے روکنے کے لئے نہی واجبات سے ہوگی پھر ہر ایک انمیں سے (امر ہو چاہے نہی) کبھی تو بلا واسطہ ہوتا ہے کبھی بالواسطہ اول محتاج دلیل نہیں۔ اور ثانی یا تو کتابتہً ہوگا یا نیابتہً پہلی صورت پر سرور کائنات سید الموجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہرقل (شاہ روم) کے پاس بایں مضمون فانی ادعوک بداعیة الاسلام اسلم تسلم واسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین وان تولیت فعلیک اثم الاریسیین ویا اهل الكتب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا الخ نامہ بھیجنا اور دوسری صورت پر آپ کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ تعلیم دیکر انک تأتی قوما اهل کتاب فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوات في اليوم والليلة فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم صدقة توخذ من اغنيائهم فترد على فقرائهم فان هم اطاعوا لذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب یمن کی طرف روانہ کرنا شاہد عدل ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ مقدمات دائر کرکر (خصوصاً ایسی انصاف پسند سلطنت میں کہ ہر شخص اپنے مذہب کے موافق کاربند رہنے اور امور دینی کے رواج دینے کا مجاز ہو) حکام سے بصدور حکم کسی مسجدوں میں جانے کی اجازت دلوانا اور مزاحمت سے باز رکھوانا بھی امر بالمعروف ونہی عن المنکر بالواسطہ کا ایک نہایت ہی مضبوط اور مستحکم ذریعہ ہے۔ تو قرآن شریف و حدیث سے ایسے مقدمات دائر کرنے کا من حیث امکان الوقوع جواز ہی نہیں بلکہ وجوب ثابت ہو گیا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر واقعی مہذب سوسائٹی والوں کو (بلا طرفداری کسی خاص فریق کے) اہل اسلام کی ان باہمی لڑائیوں سے رہائی منظور ہے اور مسجدوں سے روکنے کو ایک ظالمانہ کاروائی تصور فرماتے تو انہیں حضرات مانعین ہی سے اس ناجائز حرکت کی دلیل طلب کرتے بصورت عدم ثبوت مظالم کے روکنے اور مقدمہ بازیوں کی نوبت نہ آنے دینے میں جانیں لڑانا تھیں لیکن عجیب عبرت کا مقام ہے کہ باوجود ہنگامہ

ahmadimuslim.de

عظیم برپا رہنے کے بھی جب تک منجانب اہلحدیث عدالتی کارروائیاں نہیں کی
گئی تھیں۔ کسی کے دل میں بھی (نقل باطل اُنکی) تمام اہل اسلام یا اسلام
کی بدنامی کا خیال تو پیدا نہیں ہوا۔ اور اب اہلحدیث کو عدالتوں سے کامیاب
اور مزاحموں کو ذلیل و خوار ہوتے دیکھکر اُن کے دلوں میں اسقدر درد پیدا ہوگیا کہ گوشے
گوشے سے یہی صدائیں سنی جاتی ہیں کہ مقدمات مساجد کے باعث
اسلام اور اہل اسلام کی سخت رسوائی ہو رہی ہے تو کیا یہ نہیں کہا جاسکتا
کہ اُنکی دلی خواہش یہی ہے کہ اہلحدیث ہمیشہ ہمیشہ کو مسجدوں سے
رُکے رہیں؟ میری دانست میں تو تھوڑی سی فہم کا بھی آدمی بول اوٹھیگا کہ
ضرور یہی بات ہے اور کل ذی شعور اس ابلہ فریب پالیسی کو سمجھ جائینگے ؎

کرشمے غمزے سب او فتنۂ عالم سمجھتے ہیں
تری اس چشم دزدیدہ کی تیور ہم سمجھتے ہیں

اور اب بھی کیا گیا ہے؟ اگر دل میں اسلام اور مسلمانوں کا سچا درد ہے
تو حسبۃً للّٰہ اپنا عزیز و قیمتی وقت تھوڑا سا صرف کرکے ہر شہر کے
بارسوخ لوگ اپنے اپنے علاقہ کے علماء احناف کو اکٹھا کرکے کتابت
کی نہایت کوشش کریں۔ اور جہانتک نیز مقدمات کے نتائج پر سمجھا کر یہ کہدیں
کہ اختلافی مسئلوں میں بحثیں مباحثے کریں ذکر یں کتابیں لکھیں یہ لکھیں
مگر کسی اہلحدیث سے مسجدوں کی آمد و شد میں مزاحم نہ ہوں اور در صورت مخالفت
مسجد لوگ انکی ہمدردی سے دست بردار ہو جائیں پھر دیکھیں کہ
کسطرح مساجد ان کی کشاکش سے نجات ہو جاتی ہے اور خدانخواستہ
اگر پھر بھی وہ نہ مانیں تو آیندہ اونکی تقدیر۔

یہاں پر ماہ گذشتہ ۳۰ جون کے اخبار اہلحدیث کی اس تحریر کا شکریہ
ادا کئے بغیر میں نہیں رہ سکتا جو "نااتفاقی اور تعصب" کے عنوان سے
ایک نوجوان ہر دلعزیز اسلام نگار نے شائع کی ہے اگرچہ اس میں بھی اہلحدیث
پر الزام لگانے میں بمقتضائے سن بلا غور و فکر یا سخن پروران زمانہ کے
سحر آمیز لکچروں سے متاثر ہونے کے باعث وہی مذہب سوسائیٹیوں کی
روش اختیار کی گئی ہے جسکا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں۔ تاہم احناف پر
ریمارک کرنے میں تعلیم اسلامی کے خلاف مسلمانوں کی عملی کارروائیوں
پر جا بجا آہ سرد بھرنا۔ اور آیۂ قرآنی اور احادیث نجران کا مسجد نبوی میں
آپ سے اذن سے بیت المقدس کی طرف رخ کرکے عبادت کرنیکا ذکر
میرے ہونہار نامہ نگار کی نیک نیتی پر کافی شہادت دے رہا ہے۔

خوش باش کیوں نہ ہو ؏

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

لیکن افسوس کہ نہی بالملل کذباً انّ الحدیث بکل ما سمع کو نظر انداز
کرکے مسجدوں میں لٹھ بازیاں ہونیکا ذکر کرتے وقت بلا تحقیق **آرہ**
کا نام لیا گیا۔ اسلئے آئندہ اس قسم کی غیر محقق باتوں کے درج کرنے
میں احتیاط کرانیکی غرض سے میں آرہ کا مختصر ٹھیک ٹھیک واقعہ اسکے
متعلق بیان کردینا مناسب جانتا ہوں۔

یہاں کی مسجد شاہی (جو حنفی المذہب ممبروں کی زیر نگرانی ہے) کے
متعلق کچھ دکانیں ہیں جنکے کرایہ کی آمدنی سے اخراجات ضروریہ کے بعد
جو کچھ بچ رہتا ہے وہ پہلے حافظ واجد صاحب مرحوم کی مشہور کوٹھی میں
جمع ہوا کرتا تھا۔ اور اب (اون کے وارثوں کے دیوالہ نکالکر مسجد
کا روپیہ بے انتظام ہونے سے) دوسری کوٹھی میں جمع ہونے لگا۔

چند برسوں میں کچھ معتد بہ روپئے پس ماندہ ہوجانے کے باعث
ایک مولوی صاحب نے (جو شاید ممبر مسجد ہونیکا بھی دعوی رکھتے ہیں
اور کچھ دنوں قبل مدرسہ حنفیہ آرہ کے سکرٹری بھی تھے) اپنے کسی آشنا
کو آمادہ کرکے مسجد کے روپیہ سے مدرسہ حنفیہ کیلئے ایک مولوی کا شاہرہ
منظور کرنے کی درخواست ممبروں کے پاس دلوائی اور دو تین دوسرے
ممبروں کو اپنا ہمزبان بنا کر بوقت کمیٹی اوس پر رضامندی ظاہر کی لیکن بخیال
مآل اندیشی مسجد ممبروں کی غالب رائے نامنظوری کی جانب دیکھکر ایک دوسری
تاریخ مقرر کرکے عام مسلمانوں کی جمعیت کے لئے منادی کرائی اور بعض
معتبرین بڑی سرگرمی سے بازار بازار اپیل کر اظہار رائے کے واسطے مستعد کرکے
ساتھ لائے۔ اثنائے تقریر میں اونکے مخالف ممبروں نے پسماندہ روپیوں
کا سالانہ اوسط نکالنے کو خطیب مسجد سے سابق کوٹھی کے دیوالہ نکلنے
کا سنہ دریافت کیا اون کے بتانے میں جو دیر ہوئی۔ تو ایک شخص نے گھبرا کر
یہ کہا۔ کہ مولوی صاحب کو تو یاد ہی ہوگا۔ اونہیں سے پوچھ لیا جائے
مولوی صاحب تو بہت بیٹھے ہی تھے خدا جانے اُس کوٹھی کے دیوالہ
کا سنہ بتانے میں کیا شرم تھی۔ کہ اس جملے نے قہر کا سا دیا غصہ سے
آگ بھبھوکا ہوگئے۔ فوراً آستین چڑھا کر اول فول بکنے اور اٹھ کھڑے

ahmadimuslim.de

ہوئے بازاری خلقت ساتھ دی اشارہ پاتے ہی بے قصور اُس غریب پر ٹوٹ پڑی۔ جن رحم دل لوگوں نے رفع شر اور اُس بیچارے کے چھڑانیکا ارادہ کیا وہ کچھ ہی اوسی کیا کتھی بنا کر زد پر لائے گئے۔ ؎

بجرم عشق توام میکشند وغوغائیست
تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

پھر کیا تہا؟ آپس ہی میں خوب خوب دال روٹیاں بٹ گئیں۔ ؎

شعلے بھڑک بھڑک کے ادہر ہو دلکو داغ سے
آخر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اُس پر غضب یہ دیکھئے کہ جو جو لوگ پٹے وہی آفت کے مارے مجرم بھی بنائے گئے۔ فوجداری کا مقدمہ دائر ہوا۔ خیریت گذری کہ صلح ہوگئی۔ اللہ ہی کو معلوم ہے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا۔

چونکہ جلسہ ندوۃ العلماء کے آغاز سے جو دہی میں اسکی ایک بہت بڑی لاگی آفریں برکت کی بدولت مولانا امانت اللہ صاحب غازیپوری و مولانا ابو محمد ابراہیم صاحب آروی رحمتہ اللہ علیہا نے مسلمانوں کو باہمی اختلافات یہاں سے مٹا دئے تھے اور دونوں جماعت کے لوگ اپنی اپنی تحقیق کے موافق برابر ایک ساتھ جامع مسجد مذکور میں نماز پڑہا کرتے تھے اور یہ مولوی صاحب مسبوق الذکر کے خلاف طبع ہوتا تہا۔ اسلئے جب وہ دونوں حضرات راہی ملک بقا ہوئے تو انکو میدان خالی ملا۔ اون دونوں بزرگوں کی مساعی جمیلہ کا خون کر کے مولانا غازیپوری مرحوم کے مریدوں میں اپنا زور دکھانے اور نام و نمود پانے کے لئے فتنہ خوابیدہ کے جگانے کی سوجہی اور وقتاً فوقتاً کبھی خود کبھی دوسروں سے برسر منبر اہلحدیث کی شان میں طنز آمیز کلمے کہنے کہلانے لگے۔ مگر اہلحدیث کے صبر و سکوت سے فساد کرنیکا کوئی موقعہ نہیں ملتا تہا۔ اتفاقاً اُس مقدمہ کے دوران میں خرچ کے لئے چار روپیوں کی ضرورت پڑی تو آپ مولوی و مولانا تو تھے ہی فوراً اسکو مسجد میں اہلحدیث کی آمد و شد کی تکرار کا جامہ پہنا کر تحصیل چندہ شروع کردی تھی۔ مگر صلح ہوتے ہی یہ شرم دامنگیر ہوئی کہ بات تھی کچھ اور مشہور کی گئی کچھ اور لوگوں میں جھوٹا بنتا پڑا۔ اسکی بناء ہو۔ تو کیونکر ہو۔ آخر کچھ سوچ سمجھکر پہلے سے تو شر پیدا کرنے کا ذہن بندھا ہی تہا۔ اب اونکھتے کو ٹہیلتے کا بہانہ۔ جہٹ عین جمعہ کے دن ایک ذی علم باخدا اہلحدیث

کو (جو مدتوں سے فریضہ پنجگانہ و جمعہ وہیں ادا کیا کرتے تھے) مخاطب کر کر مسجد میں نمازخوانی کی ممانعت کردی۔ ؎

گلے میں بخت کے اونکا بھی کچھ قصہ نکل آیا
ہوئی تھی صلح کس مشکل سے پھر جھگڑا نکل آیا

حسرت بالائے حسرت یہ ہے۔ کہ مولانا غازیپوری رحمتہ اللہ علیہ کے مریدوں نے ایسی متبرک صلح کے توڑنے میں مرحوم کی روح کو صدمہ پہنچانا گوارا کر کے مولویصاحب کا ساتھ کیونکر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بہرحال اونکی اس مزاحمت کا نتیجہ اسکے کہ عدالت میں استغاثہ دائر کرکے ڈگری حاصل کی گئی۔ کوئی دوسرا جواب نہیں دیا گیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ آجتک آرہ میں مسجدوں کی آمد و شد کی بابت کبھی دنگہ تکرار کی نوبت نہیں آئی۔ اور جو لٹھ بازیاں ہوئیں۔ اونکی حقیقت میں نے ظاہر کردی۔ پھر نہایت تعجب کی بات ہے۔ کہ ادہر حنفی کے آپس ہی کی لٹھ بازیونکی نسبت اہلحدیث کی طرف کردینے کی جرأت کیونکر کیجاتی ہے۔

راقم۔ حق شناس از آرہ

ختنہ کے فوائد

از جناب ڈاکٹر ارجنداس صاحب پنشنر از امرتسر

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث زاد عنایتہ۔ تسلیم! پیشتر کہ میں ختنہ کے فوائد اور نکرنے کے نقصان بیان کروں میں آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ ختنہ اہل اسلام کیلئے ایک ضروری امر ہے اگر ایسا ہی ہو تو مستورات کیواسطے کیا حکم ہے اور ختنہ کے عوض میں کیا کیا جاتا ہے کیونکہ عورتیں بھی اسلام میں داخل ہیں۔

ہندو عمل میں تو جنیو اور چوٹی (بندھن) کی علامت رکھتے ہیں اور عورتوں میں سے ہر دو چیز نہ پہننے سے دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ عورت جنیو چوٹی کی مستحق نہیں کیا تعجب کی بات ہے آپ یا آپ کے ناظرین میں سے دونو فریقوں کیواسطے مفصل تحریر فرماویں کہ کیا بات ہے۔ ختنہ نہ کرنیسے ذیل کی امراض کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اعضائے تناسل کے آگے کا چمڑہ سکڑ کیسے فاری ہوسس سے سفید رطوبت جو حشفہ پر نہ صاف کرنیسے جم جاتی ہے خارش پیدا کر کے بیلانا نٹیس اور ایک قسم کی رسولی جسکا نام ای پی تھیلی اوما ہے۔ ۲ بہت زیادہ چمڑہ چڑہنیسے فعل اعضا میں قدرے

کارخانہ عطر و تیل

کارخانہ عطر و تیل کا قدیم سے ہو بڑی فہرست طلب کرنے پر مفت روانہ ہوگی۔

ناگر تیل

خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہوا ہے۔ بالوں کو گرنے سے روکتا ہے آنکھوں و درد سر وغیرہ کو مفید ہے۔

ڈبیہ فی ... محصول ذمہ خریدار

منیجر کارخانہ عطر و تیل ... قنوج

ملہ عورتوں کا ختنہ کوئی نہیں نہ کسی حدیث سے ثابت ہے نہ کسی نے کیا ہے وجہ وہی ہو جو آپ خود ہی ختنہ کے فوائد میں بیان فرماوینگے۔ (اڈیٹر)

فتویٰ

خطوط نویسیں عموماً اور سائلین فتویٰ خصوصاً صاف اور خوشخط لکھا کریں جو بلا تکلیف پڑھا جاوے۔ بعض احباب کے سوالات کے جوابات اسی لئے دیر سے نکلتے ہیں کہ اون کی تحریر پڑھنے میں دقت ہوتی ہے (ایڈیٹر)

س نمبر ۲۵۳۔ حضرت پیران پیر و شیخ سعدی اور مولانا روم یہ بزرگوار مقلد تھے یا نہیں اگر تھے تو کسکے؟ س نمبر ۲۵۴: بہشت اور دوزخ آسمان پر ہیگا یا زمیں پر؟ س نمبر ۲۵۵۔ کسی شخص کی بیوی مرجاوے تو اسکا شوہر اسکو غسل دیسکتا ہے یا نہیں؟ س نمبر ۲۵۶۔ زنا کی اور سود خوار کے گھر کا کھانا اور پیسہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ س نمبر ۲۵۷۔ وتر کی نماز میں دعاء قنوت ہاتھ اٹھا کر پڑھنا چاہئیے یا کسطرح جائز ہے؟ س نمبر ۲۵۸۔ جو لوگ نماز میں (ض) کی جگہ (د) پڑھتے ہیں اونکے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ راقم محمد ابراہیم از کلکتہ

ج نمبر ۲۵۳: حضرت صوفین کا طریقہ جو انکی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے وہ تو یہ ہے کہ حضرت پیر صاحب فتوح الغیب میں فرماتے ہیں اجعل الکتاب والسنۃ امامک یعنی قرآن و حدیث کو اپنا امام بنالے ولا تنظر الی ما قیل و قال ادھر ادھر کسی کی بات کو مت دیکھ۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ کسی کتاب میں مترجم یا ناقل نے انکو کسی مذہب کا مقلد لکھدیا ہو۔ سو یہ لکھنے والے کی ذاتی رائے ہے جسکا ثبوت انکو دینا ہے لکھنے والے تو امام بخاری جیسے محدث مجتہد اور امام کو بھی شافعی لکھ دیتے ہیں حالانکہ صحیح بخاری ہی میں امام شافعی کا رد ملتا ہے۔ پھر کسیکو ایسے لکھنے سے کیا ہوتا ہے [illegible] ج نمبر ۲۵۴: زمین پر ہوگا۔ خدا فرماتا ہے الحمد للہ الذی اورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث نشاء (یعنی جنت والے کہینگے خدا کا شکر ہے جسنے ہمکو اس زمین کا وارث بنایا ہے) ارض یا زمین اسی خاک کے حصے کو کہتے ہیں جس پر ہم اور دیگر حیوانات بستے ہیں۔ ج نمبر ۲۵۵۔ مرد اپنی مردہ بیوی کو غسل دیسکتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو خود ہی غسل دیا تھا اور ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ج نمبر ۲۵۶: زنا اور سود کی کمائی تو کسیطرح جائز نہیں ج نمبر ۲۵۷: وتروں میں قنوت کے وقت ہاتھ اٹھانا نہ اٹھانا تو ذکر کہیں نہیں ملتا البتہ دعا کی عام طور پر ہاتھ کا اٹھانا آداب دعا سے ہے اسلئے اگر اٹھا کر کیا جاوے تو مستحب ہے۔ ج نمبر ۲۵۸ محققین کے نزدیک ض و د اگرچہ کوئی حرف نہیں مگر چونکہ علماء کا اس [illegible] اختلاف ہو رہا ہے اسلئے (ض) کی جگہ پر (د) پڑھنے والے کے پیچھے بھی نماز ہوجاتی ہے اور خاکسار بلا تامل پڑھتا ہے۔

س نمبر ۲۵۹۔ علامت شرک و بدعتی کیا ہے؟ س نمبر ۲۶۰: مشرک و بدعتی اور اہل کتاب۔ یہود و نصارا مجوس و ہنود وغیرہ میں کیا فرق ہے؟ اور اہل اسلام ان لوگوں کیساتھ کسطرح پیش آئیں اور کیا برتاؤ رکھیں؟ س نمبر ۲۶۱۔ شوہر اپنی مردہ بیوی کو چھو سکتا ہے یا نہیں؟ س نمبر ۲۶۲۔ بعد فرض نماز مغرب و عشا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ مارنا باواز بلند راگ کے ساتھ مسجد میں جائز ہے یا نہیں (اگر نا جائز ہے تو قباحت کیا ہے) س نمبر ۲۶۳۔ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنیکا کیا ثبوت ہے راقم عبد الغفار از جالپور ضلع مونگیر

ج نمبر ۲۵۹ و ۲۶۰: مشرکوں کی علامت قرآن شریف میں بتلائی گئی ہے اذا قیل لھم لا الہ الا اللہ یستکبرون۔ یعنے جب وہ اللہ کی توحید خاص (جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ دنیا میں پہنچی ہے) کا ذکر سنتے ہیں تو تکبر سے سرگرداں ہوجاتے ہیں۔ پس جو شخص خالص توحید سے کبیدہ خاطر ہو۔ وہ مشرک ہے کسی باشد بدعتی کی علامت حضرت پیر سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ غنیہ میں فرماتے ہیں و منہا الوقیعۃ فی اہل الاثر یعنے جو لوگ حدیث رسول پر چلنے والے ہیں انکی بدگوئی کرتے ہیں ج نمبر ۲۶۰: مشرک تو وہ ہے جو خدا کے سوا کسی مخلوق کو کسی صفت میں جزءً یا کلاً شریک سمجھے یا کسی مخلوق سے کلاً یا جزءً وہ معاملہ کرے جو خدا کیساتھ کرنا چاہئیے جیسے طلب امداد۔ قضائے حاجات وغیرہ اور بدعتی وہ ہے جو اسلام کا مدعی ہو مگر کوئی ایسا کام کرکے ثواب سمجھے جس پر شریعت نے ثواب کا وعدہ نہیں دیا۔ یہود وہ ہیں جنکا دعویٰ ہے کہ ہم حضرت موسیٰ کی کتاب کو مانتے ہیں اور حضرت عیسے اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے قائل نہیں عیسائی حضرت عیسے کے پیرو کہلاتے ہیں اور نبوت محمدیہ سے منکر ہیں مجوس آتش پرست ہیں ہنود بت پرست۔ ان سب کیساتھ وہی معاملہ کریں جو قرآن شریف نے ہمکو بتلایا ہے کہ انسے دلی دوستی نہ رکھیں دنیاوی معاملات سے منع نہیں خوش اخلاقی سے پیش آئیں کوئی بات سمجھانی ہو تو اچھے اخلاق سے سمجھائیں خدا فرماتا ہے قولوا للناس حسنا (سب لوگوں سے نیک بات کہا کرو) حضرات انبیاء علیہم السلام اسی لئے مبعوث ہوئے تھے کہ اخلاق کی تکمیل کریں بداخلاقی کسی حال میں بھی جائز نہیں ج نمبر ۲۶۱ شوہر اپنی بیوی کو ہاتھ لگا سکتا ہے غسل دیسکتا ہے (دیکھئے جواب ۲۵۵) ج نمبر ۲۶۲۔ بعد نماز کلمہ طیبہ کا بلند آواز پڑھنا تو فی الجملہ ثابت ہے مگر بطریق راگ اور سرود نہیں ہونا چاہئیے حدیثوں میں آتا ہے کہ صحابہ کرام بعد نماز بلند آواز سے تکبیرات وغیرہ پڑھا کرتے تھے ج نمبر ۲۶۳ ایک ...

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

قادیانی اخبار الحکم حکیم فضل الدین کے نکلنے جانے سے انکار کرتا ہے ہمیں وہ خبر شیخ نور احمد مرزائی سے منشی امام محمد کاتب مرزا کے ذریعہ سے پہونچی تھی۔ (گناہ بگردن راوی)

راجہ صاحب کشمیر کو اصل اختیار ملینگے۔ لیکن کیا وہ ان اختیارات سے کوئی اچھا فائدہ اٹھائینگے؟

امرتسر میں آج کل چوریوں کی کثرت ہے۔ حکام توجہ فرماویں۔

لکھنو کے میونسپل بورڈ نے چیف پلیگ افسر کی رپورٹ پر ایک ہزار روپیہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو بیرونی کا تجویز کیا ہے۔ یہ روپیہ شہر کے چوہوں کی ہلاکت میں صرف ہوگا۔ (چوہوں کی شامت مگر مرزا صاحب قادیانی سے کوئی مشورہ نہیں لیتا)

بمبئی کے اہل شہر نے ایک بڑا بھاری جلسہ کر کے شاہزادہ صاحب کی کوئی عمل یادگار قایم کرنے کی تجویز کی ہے (وہی کرینگے جو عموماً ہندوستانی بدبخت ایسے موقعہ پر بے فائدہ یادگاریں کیا کرتے ہیں کہ مجسمہ کھڑا کریں)

دارجیلنگ میں آتش زدگی کی واردات سے ۲½ لاکھ روپیہ کا نقصان ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

طاعون نقشہ جات مظہر ہیں۔ کہ ہفتہ گذشتہ میں کل ہندوستان میں ۱۵۰۲ واردتیں اور ۱۳۷۲ اموات ہوئیں تفصیل اموات حسب ذیل ہے:۔ ۵۹۹ بمبئی پریزیڈنسی۔ ۱۰۹ برہما۔ ۹۴ مدارس۔ ۸۳ بنگال۔ ۲۷۲ صوبجات متوسط۔ ۵۷ میسور۔ ۲۷ حیدرآباد ۲۰ پنجاب +

کیمپ لاہور شاہزادہ صاحب کے لاہور تشریف لانے پر حسب ذیل امپیریل سروس ٹروپس چھاؤنی میاں میر میں موجود ہونگی + پٹیالہ لانسرز۔ ۱-۲۔ پٹیالہ انفنٹری بہاولپور کیمل کورز۔ نابھہ۔ جیند وکپورتھلہ انفنٹری و فریدکوٹ۔ سرمور اور مالیر کوٹلہ کی سفرمینا۔

مدراس میں ہیضہ کا بہت زور ہے روزانہ پچاس ساٹھ کیس ہوتے ہیں (خدا رحم کرے)

راجہ صاحب مجیٹھا نے نیشنل کانگرس بنارس کی نمائش کے فنڈ میں ۲ ہزار روپیہ چندہ دیا۔

نینی تال میں شقاق الارض سے زمین پھٹ گئی۔ جس سے راستہ رک گیا۔

دینا جیپور کی ریاست حفاظت یادگار قدیم کے قانون کے زیر اثر ہوگی

روس میں قحط کی خبر سنکر ہندوستان سے وہاں غلہ روانہ ہونے لگا ہے۔ جس سے یہاں بھی قحط کا اندیشہ ہے۔

بقول نامہ نگار اخبار عام سرینگر (کشمیر) میں تھوڑے عرصہ سے ایک بوڑھا فقیر مسلمان وارد ہوا ہے۔ جو اپنا اسم شریف کسیکو نہیں بتلاتے اور کہتے ہیں کہ میں عرب کا باشندہ ہوں اور یہاں خلق خدا کو مفت بغیر کسی ہدیہ کے آرام دینے کے ملئے آیا ہوں۔ اور ہر ایک بیمار کو خواہ وہ کیسا ہی گیا گذرا ہوا اگلوں نہو۔ چنگا بھلا کر دونگا۔ پوری ایک صدی گذرنگی جب یہاں ہماری قوم کا ایک شخص وارد ہوا تھا۔ اور اسکا بھی یہی کام تھا۔ جو کہ میں کرنے آیا ہوں۔ میرے جانے کے سو برس بعد پھر ایک شخص اسی طرح یہاں وارد ہوگا۔ (ہمارے قادیانی مسیح سے اچھے نکلے۔ کہ نقد بھی کچھ نہیں لیتے ہیں۔ ان کی طرح نہیں۔ کہ سب کچھ روحانی ہی روحانی ہو)

جاپانی زبان کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے منتخب شدہ افسر فروری ۱۹۰۶ء میں جاپان بھیجے جائینگے۔ اور آئندہ بھی فروری میں روانہ ہوا کرینگے

ٹرکی و جاپان میں عنقریب تعلقات سفارت قایم ہونے والے ہیں۔ (افسوس ٹرکی اور مراکو میں آجتک بھی سفارتی قائم نہ ہو سکے۔ کیا یہی اخوت اسلامی ہے؟)

سلطان المعظم پر گولہ پھینکنے والے دو بلغاری تھے۔ جو گرفتار ہو کر کیفر کردار کو پہنچے۔ (خس کم جہاں پاک)

جاپانی مصنفین اپنی قوم کو مذہب اسلام کی تعلیم حاصل کرنیکی تحریک کر رہے ہیں گو رنمنٹ بھی مذہب اسلام کی سچائی دریافت کرنے کے لئے ہر قسم کی سہولیت پیدا کرنیکی درخواست کیلئے ہے مسلمانان چین کے بعض مشنری جاپان میں اسلامی رنگ پھیلانے میں کوشاں ہیں

ملتان میں ایک عیسائی عورت معہ اپنے خاوند اور بچوں کے مسلمان ہوگئی +

لارڈ کرزن نے استعفا دیدیا جو منظور بھی ہو گیا (علی گڈہ گزٹ) + ماسٹر شفیع الحسن کرتپوری ۱½ سال آریہ رہکر مسلمان ہوگئے۔

ahmadimuslim.de

دی سلیکٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز بین ملک! آج بیشک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ ملسکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں۔ تو چند روز میں انکی جوہر کھل جاتی ہیں افسوس کہ آجکل لاٹری سے میکنو نکالا گیا اندھا دھند طریق نکالا ہے جو غور کرکے دیکھو تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کیساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور ہیرو نجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمسے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہم سے عمدہ مال منگا کر باہر بھجواتے ہیں اسطرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جنھیں ہمارا معاملہ ہو وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔ غیر معمولی رعایت ہمنے قیمت میں یعنی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ۳ر فی انچ کے ۲ر فی انچ کر دی ہے اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہماری مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ ۳ر	فی انچ ۲ر	بحساب ۳ر فی انچ					کیس بکس
پیمائش ٹرنک	۳۰ انچ	۳۶ انچ	۳۰ انچ	۲۰ انچ	۲۴ انچ	۱۸ انچ	۱۰ انچ	۱۲ر فی انچ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تا ۲۴ چستی ۶ر فی انچ
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
رنگ شدہ تیار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	.	کیس بکس سٹیل ۷ر فی انچ

نوٹ:۔ ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو

عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

در شفاخانہ حکیم مالوئن پھرو

مدار زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور پر تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھاؤ کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ ان کے منگانے میں پھر کیوں تامل کرتے ہیں اور یہی خام خیالی ہے کہ جب بیماری ہو۔ تو دوائی استعمال کرنی چاہئیے بلکہ حفظ ما تقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں۔ چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو۔ اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی۔ کہ آپ کو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جائے لہٰذا یہ کہ ہماری جوہر مصفی خون کا ضرور استعمال رکھئیے اسی سے خون فاسد کا قلع قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے اور تقویت کے واسطے لائف پلز کا استعمال ضروری رکھیں لائف پلز کا ایک کورس جو تین بکس ہوتے ہیں از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۳۲ گولی عہ

جوہر مصفی خون قیمت فی شیشی خورد عہ شیشی کلاں ہے

ملح سلیمانی۔ امراض معدی کے قلع قمع کرنے میں اکسیر ہے قیمت فی شیشی عہ فیملی بوتل جو برابر ہے سات شیشیوں کے عہ

روغن طلا۔ خلاف قانون قدرت عمل ناجائز کرنے سے نہ صرف اعضا کی ساخت بگڑتی ہے بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہو کر جب اعضا نیز قوائے نفسانی عصبی سے جواب دینے لگتے ہیں۔ تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خود کشی تک نوبت پہنچتی ہے اگر ایسے لوگ اطمینان قلبی چاہیں۔ تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں جسکی قیمت صرف تین روپے (ہے) ہے

خوشبودار منجن قیمت فی شیشی ۲ر آتشک کی دوائی قیمت عہ

بواسیر کی گولیاں۔ قیمت عہ

آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔